سوال

(159) مرضی کی شادی کےلیے دعا مانگنا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مجھے اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورقرآن مجید سے انتہائی محبت ہے ۔ پانچ وقت نماز باقاعدگی سے ادا کرتی ہوں میری دوست کا بھائی حافظ قرآن اورپابند شریعت ہے ۔میں نے اس سے متاثر ہوکررابطہ کیااوردل میں اس کے متعلق محبت محسوس کی ، لیکن معاشرتی طور پراپنے والدین کی مرضی کے بغیر ہم اکٹھے نہیں ہوسکتے ۔کیامیں ایسے شخص کو اللہ سے مانگ سکتی ہوں ، اگرچہ یہ پوچھنے والی بات نہیں مگرمیں نہیں چاہتی کہ اللہ اس بندے کو میرے لئے شربنادے ، جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ''انسان برائی کے لئے ایسے ہی دعا کرتا ہے ، جیسے بھلائی کے لئے دراصل انسان بڑاجلد باز واقع ہوا ہے ۔'' [۱۷/بنی اسرائیل ؛۱۱]

آپ چونکہ عالم دین اورعلماکی نمایندگی کرتے ہیں اورمیں آپ کی بیٹیوں جیسی ہوں ، اس لئے میرے اس سوال کو نظر انداز نہ کریں شاید آپ کے جواب سے دوسروں کا بھلاہوجائے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قارئین کرام !مجھے یہ سوال موبائل سے ایک پیغام کی صورت میں موصول ہوا ہے جوتقریباً دوصفحات پر مشتمل تھا اوراردو لکھنے کے لئے انگریزی زبان کواستعمال کیا گیا تھا ، میں نے اپنے طورپر اسے مختصر کیا ہے میں اس پیغام کے حوالہ سے والدین سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی اولاد پرگہری نظر رکھیں ، ان کی بظاہر پارسائی اوردینداری پر اکتفا نہ کریں اس پیغام میں بظاہر دینداری کا مظاہرہ کیا گیا ہے ۔ لیکن یہ اس سمندر کی طرح ہے جس کی سطح پرخاموشی ہوتی ہے لیکن اس کی تہہ میں طوفان برپاہوتا ہے ، آپ اپنی اولاد کی محبت میں اس حد تک گرفتار نہ ہوں کہ آپ کوان کی ہرجائز وناجائز خواہش کوپورا کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی ازواج مطہرات کی خواہش کومدنظر رکھتے ہوئے اللہ کی حلال کردہ چیز کوخود پرحرام ٹھہرالیا تھا تو اللہ نے پوری ایک سورت نازل فرماکراس کا نوٹس لیا ، اس سورت کوبایں الفاظ شروع فرمایا : ''اے نبی !جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا آپ اسے حرام کیوں ٹھہراتے ہیں کیا آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں ۔'' [۶۶/التحریم : ۱]

اس سورت میں مرکزی پیغام حسب ذیل ہے ''اے ایمان والو!اپنے آپ کواوراہل وعیال کواس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اورپتھر ہیں ، اس پر تند خواورسخت گیر فرشتے تعینات ہیں ۔'' [۶۶/التحریم :۶]

بلاشبہ دورحاضر میں موبائل فون ایک مفید ایجاد ہے ، لیکن یہ اب ضرورت کی حدود تجاوز کرکے فضولیات میں داخل ہوچکا ہے ۔ اس کی ایک زندہ مثال موجودہ ''پیغام '' ہے ، آخراس بیٹی نے موبائل کے ذریعے اپنی دوست کے بھائی سے رابطہ قائم کیا ، جب کسی وجہ سے ناکامی ہوئی تودینداری کا سہارا اوڑھ لیا گیا ہے ، دراصل یہ ہمارا (والدین) کا قصور ہے کہ ہم

نے اس اولاد کی محبت میں گرفتار ہوکربچے کے ہاتھ میں موبائل دے دیا ہے بلکہ کچھ ''سمجھ دار''بچے ٹیوشن وغیرہ پڑھا کراس سلسلہ میں خود لفیل ہوچکے ہیں اس کے متعلق وہ والدین کے بھی محتاج نہیں ہیں ۔ بہر حال اگروالدین محسوس نہ کریں تومیں عرض کروں گا کہ موجودہ دور میں موبائل ہماری اولاد کوتباہی کے گڑھے کی طرف دھکیل رہاہے اگر آپ اس پر کنٹرول کرنے کی پوزیشن میں ہیں توکرلیں بصورت دیگر اگرپانی سر سے گزرگیا توکچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا ۔ آپ اس اختصارشدہ پیغام میں بھی بیٹی کی پراگندہ خیالی اورانتشار فکری ملاحظہ کرسکتے ہیں کہ اس نے ایک لڑکے کی بظاہر دینداری سے متاثر ہوکرازخوداس سے رابطہ کیانامعلوم ''سلام وپیغام ''کا یہ منحوس سلسلہ کتنی دیرتک چلتا رہا۔پھر معاشرتی طورپر مایوس ہوکر والدین کی رضامندی کالبادہ اوڑھ کراللہ سے مانگنے کی فکر دامنگیر ہوئی لیکن پھراس پر بھی ضمیر مطمئن نہ ہوا کہ جسے اللہ سے مانگا جارہاہے وہ ہمارے لئے کہیں ''شر ''ہی نہ بن جائے آیت کاحوالہ دے کرہماری طرف رجوع کیا گیا ہے کہ ایسے حالات میں ''شرع وشریعت ''کیا فتویٰ صادر کرتی ہے ہمارے نزدیک اس کا حل حسب ذیل ہے :

1 ۔ سب سے پہلے خالی ذہن ہوکر اللہ سے طلب خیر کیا جائے ، یعنی استخارہ کرنا چاہیے ، اللہ تعالیٰ سے بایں طورپر سوال کیا جائے کہ اگر دینی اوردنیاوی اعتبار سے میری مطلوبہ چیز تیرے ہاں بہتر اوراچھی ہے تواسے حاصل کرنا میرے لئے آسان کردے اوراسے میرے مقدر میں کردے اوراگر دینی اوردنیاوی لحاظ سے یہ چیز میرے لئے شر کا پہلو رکھتی ہے تواس سے میرا دل اچاٹ کردے اوراسے مجھ سے دورکردے ، پھر میرے لئے جوبہتر ہے اس کے حصول کے لئے راستہ ہموار کردے ، اللہ کے حضور نہایت عاجزی وانکساری سے دعا کی جائے کہ مطلوبہ شخص اگر میرے لئے ہر لحاظ سے بہتر ہے تواس کے وسائل پیدا ہوجائیں ۔

2 ۔ ہماری مشرقی روایت کے مطابق بیٹے اوربیٹیاں ازخود رشتہ طے کرنے کی بجائے ان کے والدین یہ فریضہ ادا کرتے ہیں ، اس لئے تمام معاملات والدین کے ذریعے طےکئے جائیں ۔ ''پریشان بیٹی ''کوچاہیے کہ وہ اپنے والدین کواعتماد میں لے اس کے بعد بات چیت کوآگے بڑھایا جائے ۔ ارشادباری تعالیٰ ہے کہ ''تم گھروں میں ان کے دروازوں سے ہی آیا کرو۔'' [۲/البقرہ :۱۸۹]

دیواروں کوپھلانگ کرگھر میں داخل ہونا عقل مندی نہیں ہے ۔

3 ۔ اس امر پرغورکرلینا مناسب ہے اگر مطلوبہ متدین شخص شادی شدہ ہے تواسے ایسی حالت میں قبول کرنا ہوگا کہ پہلی بیوی کوطلاق دلواکرخودوہاں آباد ہونے کی خواہش غیر اسلامی اورناجائز ہے حدیث میں اس کی ممانعت ہے ۔ [صحیح بخاری ، النکاح :۵۱۵۲]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:192